جاپان: گوشت خور جرثومہ کی دستک

جاپان کے لوگ گزشتہ ایک سال سے ایک عجیب وغریب بیماری کا شکار ہیں۔ جس کو ماہرین نے گوشت خور جرثومہ قرار دیا ہے۔ یہ جرثومہ ابتدا میں گلے کی خراش، جوڑوں کے درد اور سوجن سے اپنی دستک دیتا ہے اور 48 گھنٹے کے اندر آدمی کو نگل جاتا ہے۔ جاپان کے لوگ اس بیماری کا مقابلہ کرنے کے لئے تمام تر کوششیں کرچکے ہیں مگر جس تیزی کے ساتھ یہ بیماری بڑھ رہی ہے اس نے کہرام مچا دیا ہے۔ جاپان میں اس بیماری سے مرنے والوں کی شرح 30 فیصد ہے اور گزشتہ ایک سال میں ڈھائی ہزار سے زیادہ ایسے معاملے منظر عام پر آچکے ہیں۔

جاپان ایک ترقی یافتہ ملک ہے جس کی لوگوں نے اپنے آپ کو ڈسپلن، محنت اور وقت کی پابندی کی وجہ سے بار بار ثابت کیا ہے۔ ہیروشیما، ناگاساکی میں تباہ کن ایٹمی دھماکوں کے باوجود یہ قوم آج دنیا کی سب سے زیادہ ترقی یافتہ بن گئی ہے۔ کم گو اور منکسر المزاج، مہذب قوم میں شمار جاپان بار بار مختلف چیلنجز کا شکار رہا ہے اور آج اس قوم کے سامنے ایک بدترین صحت کا چیلنج ہے۔ جاپان کے لوگ گزشتہ ایک سال سے ایک عجیب وغریب بیماری کا شکار ہیں۔ جس کو ماہرین نے گوشت خور جرثومہ قرار دیا ہے۔ یہ جرثومہ ابتدا میں گلے کی خراش، جوڑوں کے درد اور سوجن سے اپنی دستک دیتا ہے اور 48 گھنٹے کے اندر آدمی کو نگل جاتا ہے۔ جاپان کے لوگ اس بیماری کا مقابلہ کرنے کے لئے تمام تر کوششیں کرچکے ہیں مگر جس تیزی کے ساتھ یہ بیماری بڑھ رہی ہے اس نے دنیا میں کہرام برپا کردیا ہے۔ جاپان میں اس بیماری سے مرنے والوں کی شرح 30 فیصد ہے اور گزشتہ ایک سال میں ڈھائی ہزار سے زیادہ ایسے کیس منظرعام پر آچکے ہیں۔ جاپان جیسے قلیل آبادی، انتہائی ترقی یافتہ نظام صحت اور ہائجین کا خیال رکھنے والی قوم میں جس تیزی کے ساتھ یہ بیماری پھیل رہی ہے اور انسانوں کو نگل رہی ہے اس کو دیکھتے ہوئے ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (ڈبلیو ایچ او) نے الرٹ جاری کیا ہے۔ اس بیماری کو ڈبلیو ایچ او نے اسٹرپٹو پوکس بیماری قرار دیا ہے۔ اس بیماری کو اسٹرپٹو پوکس ٹاکس شاک سنڈروم (ایس ٹی ایس ایس) کے زمرے میں رکھا ہے۔ یہ ایک جارحانہ انداز میں حملہ کرنے والی بیماری ہے۔ 48 گھنٹے میں انتہائی بھیانک روپ لینے والی اس بیماری کا انداز اتنا خطرناک ہوگیا ہے کہ 2/جون سے اب تک جاپان میں 941 کیس آچکے ہیں۔ یہ اعداد وشمار اس بیماری پر نظر رکھنے والے ایک ادارے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف انفیکسس ڈیزیز نے کہا ہے کہ اس بیماری کی ابتدا انتہائی معمولی سطح پر 1999 میں ریکارڈ کی گئی تھی اور اس کے اثرات سب سے پہلے بچوں میں گلے کی خراش اور سوجن میں دکھائے گئے تھے، مگر اس بیکٹیریا کے کچھ اثرات اتنی تیزی کے ساتھ بڑھ رہے ہیں کہ جاپان میں ایمرجنسی کی صورت حال ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ابتدا میں جوڑوں میں درد، سوجن، بخار، لو بلڈ پریشر ہوتا ہے اور 48 گھنٹے کے اندر اندر مریض کو سانس لینے میں دشواری پیش آنے لگتی ہے اور زیادہ تر اموات 48 گھنٹے کے اندر ہی ہوجاتی ہے۔ ٹوکیو ویمن میڈیکل یونیورسٹی کی پروفیسر کین کیچوئی کا کہنا ہے کہ انفیکشن کے شکار مریض صبح کو اٹھتے ہی اپنے پاؤں میں سوجن محسوس کرتا ہے اور آہستہ آہستہ یہ سوجن اس کے گھٹنوں تک پہنچ جاتی ہے اور 48 گھنٹے کے اندر اندر مریض لقمہ اجل بن جاتا ہے۔ پروفیسر کین کیچوئی کا کہنا ہے کہ 50 سال کی عمر سے زیادہ کے لوگ اس بیکٹیریا یا جرثومہ کا شکار زیادہ ہو رہے ہیں۔ نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف انفیکسس ڈیزیز (National Institute of Infectious Diseases) کا کہنا ہے کہ پچھلے سال کے مقابلے میں اس سال اس بیماری سے ہونے والی اموات کی تعداد زیادہ ہے۔ 2/جون تک اس سال 941 لوگ اپنی جان گنوا چکے ہیں۔

جاپان کے طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ ان کے وطن میں یہ بیماری کووڈ 19 کی پابندیوں کے خاتمے کے بعد ظاہر ہونا شروع ہوگئی تھی۔ لہٰذا طبی ماہرین نے عام لوگوں سے یہ اپیل کی تھی کہ وہ اپنے ہاتھ مستقل دھوتے رہیں اور اپنے منہ کو ڈھک کر رکھیں۔ کھانسی اور چھینک آنے پر زیادہ احتیاط رکھیں۔ چھینک اور کھانسی کے جرثومے کو پھیلنے سے روکنے کے لئے وہی تدابیر اختیار کریں جو کہ کووڈ۔19 میں اختیار کی گئی تھیں۔ ڈاکٹروں نے مریضوں کو اپنے زخموں کو ڈھک کر رکھنے اور فوری طور پر طبی مدد حاصل کرنے کی صلاح دی تھی تاکہ اس بیماری کو مزید پھیلنے سے روکا جاسکے۔ ڈاکٹروں نے ابتدائی مرحلے پر ہی توجہ دینے، درد کو روکنے کے لئے اقدام کرنے، جانچ کرانے اور جسم کے دیگر حصوں میں بیماری کے اثرات پھیلنے سے روکنے کے لئے اسپتالوں کے رخ کرنے کی صلاح دی تھی۔ ڈاکٹروں نے لو بلڈ پریشر اور جسم کے اعضا پر ایک سے زیادہ اعضا پر اثرات ظاہر ہوتے ہی فوراً ایمرجنسی خدمات حاصل کرنے کی ہدایت دی گئی ہے خاص طور پر اگر آپ کی کڈنی یا لیور میں پریشانی سامنے آتی ہے تو وہ فوراً توجہ دیں۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ اس بیماری کے بیکٹیریا کو مارنے کے لئے تیز اینٹی بایوٹک دوا کھائیں اور اپنے بلڈ پریشر کے گرنے کو کنٹرول کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ سیال غذا لیں تاکہ لو بلڈ پریشر کا مقابلہ کیا جاسکے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر بیماری تیزی کے ساتھ پھیل رہی ہے تو اس بیماری کے بیکٹیریا کو ختم کرنے کے لئے فوری سرجری کی ضرورت پیش آسکتی ہے تاکہ بیماری کے اثرات اور بیکٹیریا مریض کے دوسرے اعضا کو متاثر نہ کریں۔

جاپان میں اس سال اس جان لیوا بیماری کے ایک ہزار کیس منظرعام پر آچکے ہیں۔ اس بیماری میں خلیے بڑی تیزی کے ساتھ ختم ہونے لگتے ہیں اور اس کے کئے اعضا ایک ساتھ متاثر ہوتے ہیں اور اتنی تیزی کے ساتھ جسم کو متاثر کرتا ہے کہ اس کا جرثومہ کو ماہرین نے اس کو گوشت کھانے والا جرثومہ نام دے دیا ہے۔

ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ اس جرثومہ کے پھیلاؤ کو طبی اصطلاح میں Streptococial Toxic Shock Syndrome (ایس ٹی ایس ایس) قرار دیا ہے۔ اس زمرے میں بہت تیزی سے پھیلنے والی بیماری کو رکھا گیا ہے۔

کووڈ۔19 کی پابندیاں ختم ہونے کے بعد اس بیماری کو پھیلنے میں کافی آسانی ہوئی۔ لوگوں نے احتیاط رکھنا بند کردی اور لوگ ایک دوسرے سے زیادہ ملنے جلنے لگے۔ 50 سال سے بڑی عمر والے لوگوں میں یہ جرثومہ زیادہ تیزی سے پھیلتا ہے۔ اس عمر کے لوگوں میں اس کا اثر زیادہ شدید اور تیز ہوتا ہے۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ Streptococcus بیکٹیریا زیادہ Toxin پیدا کرتا ہے۔ اس سے جسم میں Hyper Inflamanatory جلن زیادہ پیدا ہوتی ہے اور خلیہ کو بہت زیادہ تیزی کے ساتھ نقصان ہوتا ہے۔ اس بیماری میں تکلیف کے ساتھ خلجان کی سی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ مریض کی موت کو روکنے کے لئے زیادہ شدت کی طبی امداد درکار رہتی ہے۔

ہندوستان کے علاوہ دنیا کے مختلف حصوں میں اس صورت حال پر سخت الرٹ ہے۔ ماہرین اس طرح کی بیماریوں کو پھیلنے سے روکنے کے لئے بار بار ہاتھ دھونے اور ان تمام اقدام کی صلاح دے رہے ہیں جن کو کووڈ۔19 کے دور میں اختیار کرنے کی صلاح دی گئی تھی۔

کئی ممالک میں خاص احتیاطی تدابیر اختیار رکھے جانے کی صلاح دی جارہی ہے۔ عوام کو بیماری کو پھیلنے سے روکنے کے لئے الرٹ جاری کئے گئے ہیں۔ عوامی بیداری مہم کے ذریعہ اس طرح کی بیماریوں کے پھیلاؤ سے روکنے کے لئے اقدام اٹھانے کی صلاح دی جارہی ہے۔

☆☆☆

این ڈی اے: ابھی عشق کے امتحان اور بھی ہیں

مہاراشٹر میں بی جے پی کی حالت خراب ہوئی ہے اور پچھلے چھ مہینوں کی سیاسی اتھل پتھل کے بعد اور ایک پارٹی سے دو دو پارٹیاں بننے کے غیر معمولی حالات کی تبدیلی نے بی جے پی کو حاشیہ پر لا کھڑا کیا ہے۔ مہاراشٹر کے نائب وزیراعلیٰ فڑنویس مسلسل مرکزی سرکار اور بی جے پی کی قیادت پر دباؤ ڈال رہے ہیں کہ ان کو ذمہ داریوں سے آزاد کردیا جائے۔

اٹھارھویں لوک سبھا کے انتخابی نتائج نے بی جے پی کی قیادت والے این ڈی اے کے لئے کئی چیلنجز پیدا کردیے ہیں۔ اترپردیش، مغربی بنگال کے ساتھ ساتھ ہریانہ جیسی چھوٹی ریاست میں بھی بی جے پی کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ہریانہ میں بہت جلد اسمبلی کے انتخابات ہونے ہیں اور بی جے پی کی حکومت جو کہ پہلے دشینت چوٹالہ کی 10 ممبران اسمبلی والی پارٹی جے جے پی کے ٹوٹنے کے بعد اب ایک آزاد طریقے سے حکومت کررہی ہے۔ مگر لوک سبھا الیکشن کے پہلے ہی کئی ممبران اسمبلی جو کہ آزاد تھے اور بی جے پی کی حکومت کو سپورٹ کررہے تھے اپنی سپورٹ واپس لے چکے ہیں۔ ہریانہ میں بی جے پی نے الیکشن سے پہلے غیر معمولی اعتماد میں وہاں کی قیادت میں تبدیلی کردی تھی اور منوہر لال کھٹر کو لوک سبھا الیکشن میں کھڑا کردیا تھا اور ان کی جگہ ایک گمنام چہرے کو وزیراعلیٰ بنا دیا گیا تھا۔ اگرچہ میڈیا نے اس کو مودی کا ماسٹر اسٹروک قرار دیا تھا مگر آج کے حالات میں جو درگتی بی جے پی کی بنی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ ایک غیر دانشمندانہ فیصلہ تھا اور غیر ضروری تھا۔ اس کا نتیجہ بی جے پی کو بھگتنا پڑا۔ لوک سبھا میں ہریانہ سے اس کی سیٹیں کم ہوئی ہیں اور ووٹ شیئر میں کمی آئی ہے۔ اب بی جے پی کو ایک غیر سیاسی تنظیم جو کہ اپنے آپ کو ثقافتی اور غیر سیاسی تنظیم کہتی ہے اس نے مشورہ دیا ہے کہ وہ ہریانہ میں اسمبلی کے الیکشن میں کوئی دوسرا جھٹکا نہیں جھیلنا چاہتی تو اس کو دشینت چوٹالہ کی پارٹی سے دوبارہ اتحاد کرکے الیکشن لڑنا چاہیے۔ یہاں پر کئی مبصرین یہ رائے دے رہے ہیں کہ کسان تحریک میں دشینت چوٹالہ نے بی جے پی کی قیادت کا ساتھ دے کر عوام میں اپنی اہمیت کم کرالی ہے تو ایسے حالات میں یہ مشورہ دینا کہ بی جے پی دشینت چوٹالہ کی پارٹی کے ساتھ اتحاد کرلے غیر مناسب سا لگتا ہے۔ خاص کر کے ان حالات میں کہ جب وہاں کانگریس پارٹی نے اپنی پوزیشن کو لوک سبھا کے انتخابات میں اور مضبوط بنالیا ہے۔ اسی طریقے سے کئی دوسری ریاستوں میں بی جے پی کو کافی نقصان اٹھانا پڑا ہے ان میں مغربی بنگال اور راجستھان شامل ہیں۔ اس پوری صورت حال کا اثر ہریانہ کے انتخابات اور اس کے ساتھ ساتھ مہاراشٹر میں بھی دکھائی دینے کے امکانات قوی ہوئے ہیں۔ مہاراشٹر میں بی جے پی کی حالت خراب ہوئی ہے اور پچھلے چھ مہینوں کی سیاسی اتھل پتھل کے بعد اور ایک پارٹی سے دو دو پارٹیاں بننے کے غیر معمولی حالات کی تبدیلی نے بی جے پی کو حاشیہ پر لا کھڑا کیا ہے۔ مہاراشٹر کے نائب وزیراعلیٰ فڑنویس مسلسل مرکزی سرکار اور بی جے پی کی قیادت پر دباؤ ڈال رہے ہیں کہ ان کو ذمہ داریوں سے آزاد کردیا جائے۔ فڑنویس مہاراشٹر میں شندے کی قیادت والی حکومت میں نائب وزیراعلیٰ ہیں اور این سی پی اور شیوسینا میں توڑ پھوڑ کرانے کے بعد جب بی جے پی کی سرکار بنی تھی تو اس وقت بھی وہ شندے کی قیادت میں نائب وزیراعلیٰ بننے کو اہمیت نہیں دے رہے تھے، مگر مرکزی قیادت نے خاص طور پر وزیراعظم نریندر مودی اور وزیرداخلہ امت شاہ نے دباؤ ڈال کر ان کو یہ عہدہ تسلیم کرنے پر راضی کرلیا تھا۔ شیوسینا کے ساتھ ساتھ مہاراشٹر میں ایک اور سیاسی جماعت این سی پی میں بھی ٹوٹ پھوٹ ہوئی تھی، اس کے بعد اجیت پوار اپنے چچا کو داغ مفارقت دے کر نائب وزیراعلیٰ بن گئے تھے۔ لوک سبھا انتخابات میں مہاراشٹر نے بھی اس تجربے کو ناکام قرار دے دیا۔ مہاراشٹر چونکہ ایک بڑی ریاست ہے۔ ممبئی ہندوستان کی اقتصادی راجدھانی ہے۔ اس لئے اس کی کافی اہمیت ہے۔ علاوہ ازیں شیوسینا کے بی جے پی سے علیحدہ ہونے کے بعد جس طریقے سے ادھو ٹھاکرے بی جے پی کے خلاف بیان دے رہے ہیں وہ نظریاتی طور پر بھی بی جے پی کو نقصان پہنچانے والا ہے۔ مہاراشٹر میں مہاوکاس اگھاڑی کی شاندار جیت کے بعد مہاراشٹر میں بی جے پی کی اخلاقی شکست ہوئی ہے جس کا خمیازہ اس کو اسمبلی انتخابات میں یقینی طور پر بھگتنا پڑے گا۔ ظاہر ہے کہ جس طرح یہ حالات بن رہے ہیں بی جے پی کی مرکزی سرکار کے لئے اخلاقی شکست ہے۔ سب سے پہلا نقصان ہریانہ میں دکھائی دے رہا ہے کیونکہ ہریانہ میں بی جے پی کی سرکار بالکل مجدھار میں کھڑی ہے۔

اس دوران پارلیمنٹ کے ایوان بالا یعنی راجیہ سبھا میں ان 10 سیٹوں پر الیکشن زیادہ دور نہیں ہے جن کے ممبران لوک سبھا کے لئے چن لئے گئے ہیں۔ ان 10 سیٹوں میں سے بی جے پی کے پاس 7 سیٹیں ہیں جبکہ کانگریس کے دو ممبران پارلیمنٹ کی اسامیاں خالی ہوئی ہیں اور ایک آر جے ڈی کے ممبر راجیہ سبھا کی سیٹ خالی ہوئی ہے۔ آر جے ڈی اور کانگریس انڈیا بلاک کے ممبران ہیں اور آسام کے سابق وزیراعلیٰ سربانند سونووال، مدھیہ پردیش کے جیوتی رادتیہ سندھیا اور مہاراشٹر سے پیوش گوئل الیکشن لڑ کر لوک سبھا میں پہنچ گئے ہیں یہ تینوں راجیہ سبھا کے ممبران تھے۔ جن دیگر ریاستوں کی سیٹیں خالی ہوئی ہیں ان میں ہریانہ، مدھیہ پردیش، راجستھان اور تری پورہ بھی شامل ہیں۔ آسام میں بی جے پی کے پاس سیٹ جیتنے کے لئے معقول ممبران اسمبلی کی تعداد ہے۔ وہاں سے بی جے پی کے لئے الیکشن جیتنا آسان ہوگا۔ یہی صورت حال تری پورہ، مدھیہ پردیش اور راجستھان میں بھی ہے۔ بہار میں آر جے ڈی اور بی جے پی ایک ایک سیٹ پر قبضہ کرسکتی ہے۔ جبکہ ہریانہ اور مہاراشٹر میں بی جے پی کے سامنے کئی چیلنجز ہیں۔ ہریانہ میں 90 ممبران اسمبلی والے ایوان میں ممبران کی تعداد گھٹ کر 87 رہ گئی ہے۔ بی جے پی کے پاس 41 ایم ایل اے ہیں۔ کانگریس کے پاس 29 ممبران ہیں۔ مولانہ کے ممبر اسمبلی ورون چودھری انبالہ سے الیکشن جیت گئے ہیں اس طرح اسمبلی سے بی جے پی کی ایک سیٹ کم ہوئی ہے۔ دشینت چوٹالہ کی پارٹی کے پاس لوک سبھا انتخابات سے 10 ممبران تھے جبکہ پانچ ممبران آزاد ہیں۔ ایک ایم ایل اے انڈین نیشنل لوک دل کا ہے جبکہ ایک اور ایک ایم ایل اے ہریانہ لوک ہت پارٹی کا ہے۔ ہریانہ میں اسمبلی کے ممبران کی تعداد گھٹنے کی وجہ دو ممبران اسمبلی کی موت ہے۔ ان میں ایک ممبر اسمبلی بادشاہ پور کے راکیش دولت آباد تھے جبکہ دوسرے ممبر اسمبلی رنجیت سنگھ آزاد ممبر تھے۔ انہوں نے استعفیٰ دے دیا تھا وہ لوک سبھا الیکشن لڑنے کے لئے بی جے پی میں شامل ہوگئے تھے۔ انہوں نے حصار سے الیکشن لڑا تھا جہاں پر کانگریس کے امیدوار جے پرکاش نے رنجیت سنگھ کو ہرا دیا تھا۔ اس طرح رنجیت سنگھ کی اسمبلی سیٹ بھی گئی۔ کانگریس کو لگتا ہے کہ اس غیر یقینی صورت حال میں اس کو فائدہ پہنچ جائے گا جبکہ بی جے پی دو آزاد ممبران اسمبلی نارائن پال راوت اور گوپال کانڈا پر اپنی نظر جمائے ہوئے ہے۔ اس کو لگ رہا ہے کہ 43 ممبران اسمبلی اس کے ساتھ آجائیں گے جبکہ اپوزیشن کے خیمے میں 44 ممبران اسمبلی ہیں۔ لیکن ہریانہ میں غیر یقینی صورت حال کے سبب کوئی بھی پارٹی کس طرح راجیہ سبھا کے الیکشن میں اپنے ممبران کو فتح دلا سکے گی اس کے بارے میں کچھ بھی کہنا قبل از وقت ہوگا۔ کانگریس کو لگتا ہے کہ لوک سبھا کے انتخابات کے بعد جو کامیابی اس کو ملی ہے اس کا اثر ہریانہ کے آزاد اور چھوٹی چھوٹی پارٹی کے ممبران اسمبلی پر پڑے گا اور وہ اس کے امیدوار کے حق میں ووٹ کرسکتے ہیں۔ جبکہ جے جے پی خیمے میں بھی ہلچل ہے اور کئی ممبران اسمبلی دشینت چوٹالہ سے ناراض ہیں۔ ان میں سے کم از کم دو ممبران اسمبلی نے بی جے پی کو اپنی حمایت کا اعلان کیا ہے ان میں جوگی رام سہاگ اور رام نواس سورج کھیڑا ہیں۔ دشینت چوٹالہ نے اسمبلی اسپیکر سے ان دونوں ممبران کے خلاف کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ پچھلے دنوں ماہ جون میں ہریانہ کے دو ممبران کی سیٹ نے کانگریس کے سینئر لیڈر اجے ماکن کو کامیاب نہیں کراسکتی تھی۔ یہ مجموعی غیر یقینی صورت حال کے زمرے میں آتی ہے۔ الیکشن کمیشن نے ابھی راجیہ سبھا کی 10 سیٹوں پر الیکشن کی تاریخوں کا اعلان نہیں کیا ہے۔ اس کے باوجود ان اہم سیٹوں کے لئے سیاسی جوڑ توڑ شروع ہوگیا ہے۔ خیال رہے کہ راجیہ سبھا کے ممبران قوانین پاس کرانے میں اہم رول ادا کرتے ہیں۔ لوک سبھا الیکشن میں بی جے پی حکومت بنانے کے لئے درکار تعداد 272 حاصل کرنے میں ناکام رہی ہے اور اس کو راجیہ سبھا میں بھی ممبران کی اچھی موجودگی درکار ہوگی۔

'ایکس' کی دنیا

@قرآن کریم

وہ بولے کہ تمہارے آنے سے پہلے بھی ہم کو اذیتیں پہنچتی رہیں اور آنے کے بعد بھی موسیٰ نے کہا کہ قریب ہے کہ تمہارے پروردگار تمہارے دشمن کو ہلاک کردے اور اس کی جگہ تمہیں زمین میں خلیفہ بنائے پھر دیکھے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔

@Haaretz.com

ہم اس سرزمین میں نہیں رہ سکتے اگر وہ کوئی ایک بھی اسلامونازی (مسلمان نازی) زندہ پہنچتا ہے۔ اسرئیل کے سابق ممبر پارلیمنٹ موشے فیگلنگ نے انٹرویو میں ہٹلر کے ذریعہ استعمال کی گئی زبان کو دہرایا۔

@Anuradha Patel

ہریانہ میں کانگریس کی زبردست لہر ہے اور کانگریس اسمبلی انتخابات میں ہم کو بھاری اکثریت ملے گی۔

@AajTak

اساتذہ کی بھرتی کو لے کر گاندھی نگر میں نوجوانوں کا مظاہرہ۔ بولے سرکار اپنا وعدہ بھول گئی۔

@Times Now

بی ٹی ایس جنسی حملہ کیس میں پولیس نے ایک بڑے پروگرام کے دوران دو مداحوں کے ذریعہ زبردستی بوس وکنار پر ریپ کیس درج کردیا۔

@Dr. Manmohan Singh Satire

کنچن جنگا ایکسپریس ٹرین حادثہ میں مرنے والوں کی تعداد 10 تک پہنچ گئی ہے اور یہاں 'آج تک' کی ٹیم یہ سمجھانے میں مصروف ہے کہ این ڈی اے سرکار کے دوران ٹرین حادثات کے اعداد وشمار یو پی اے سرکار سے بہتر ہیں۔ اگر ان کو گودی میڈیا کہا جاتا ہے تو ان کو غصہ آجاتا ہے۔

@BBC News

فرانسیسی اداکارہ انوک ئیمی کا 92 سال کی عمر میں انتقال ہوگیا۔

@NDTV

اسمبلی انتخابات: مکمل ریاست، دہشت گردی ختم اور پی ایم مودی نے جموں وکشمیر کا دورہ کیوں کیا، گیا ہے بڑا سندیش۔

@The Telegraph

کیرالہ میں ابھی تک کمزور مانسون تھا اب محکمہ موسمیات کا کہنا ہے کہ 21/22 جون کے بعد بہت تیز بارش ہوگی۔

@ZEE MP Chhatisgarh

بہار کے اررِیہ میں 12 کروڑ کی لاگت سے تیار زیرتعمیر پل ندی میں گرا۔

@The Times of India

کانگریس نے نکوبار جزائر میں ایک بہت بڑے پروجیکٹ کی مخالفت کی ہے اور کہا ہے کہ اس سے وہاں کے رہنے والے قبائل اور ماحولیاتی نظام کو نقصان پہنچے گا۔

@Motasem A Dllout

غزہ: یا اللہ سب سے قیمتی شے میری ماں مار دی گئی۔ ایک بچہ کا دلخراش بیان۔ وہ اپنی ماں کے اسرائیل کی بم باری میں موت پر زار وقطار رو رہا ہے۔

@الخلیج اونلائن

القاسم بریگیڈ: غزہ میں ہم نے تل السلطان کے مقام پر دشمن کی فوج پر بم برسائی اور زبردست نقصان پہنچایا ہے۔

@Naheed

جونہی دیکھا ہم نے عید کا چاند
آنکھ نم کر گیا بچھڑے ہوئے لوگوں کا خیال

@Maithun

وویک اگنی ہوتری نے کیا خوب کہا ہے: بی جے پی شہلا رشید جیسوں پر بھروسہ کرکے غلط کر رہی ہے۔ ان لوگوں نے اپنی حکمت عملی ضرور بدل دی ہے لیکن نظریات نہیں بدلے ہیں۔

@DD News

بہار: پی ایم نریندر مودی 19 جون کو بہار کا دورہ کریں گے اور نالندہ دانش گاہ کے آثار کو دیکھیں گے۔ پی ایم راجگیر میں نالندہ کمپلیکس کا افتتاح کریں گے۔ اس موقع پر وہ ایک اجتماع سے بھی خطاب کریں گے۔

@Younis Tirawi

رفح میں لوٹ: ایک اسرائیلی فوجی جنگ میں برباد ہوئے خاندان کے گھر سے لوٹی گئی رقم اور قیمتی اسباب کو دکھا کر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے۔

@Times Now

کاشی کے لوگوں نے لگا تار تین مرتبہ مجھ کو اپنا نمائندہ منتخب کرکے مجھے آشیرواد دیا ہے۔

@The Telegraph

سری لنکا کی سپریم کورٹ نے صنفی مساوات بل کو رد کردیا ہے۔ صدر نے اس فیصلے کی نکتہ چینی کی ہے۔

@ANI

بنگلورو: کرناٹک کے ڈپٹی سی ایم ڈی کے شیوکمار نے کہا ہے کہ نہ صرف کرناٹک کانگریس بلکہ پورا ملک صرف بی جے پی کے علاوہ ای وی ایم کو ممنوع قرار دے رہا ہے۔ اس ملک کو صرف بیلٹ پیپر سے بچایا جاسکتا ہے۔

☆☆☆

ایکس پر چلنے والے ٹرینڈ قارئین کی دلچسپی کیلئے پیش کئے جارہے ہیں
ایکس یوزر کے ذریعہ ظاہر کی گئی آراء ان کی ذاتی ہیں اور ادارہ اس کیلئے کسی طرح ذمہ دار نہیں